بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ طٰسٓمٓ ۝١ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ لَعَلَّكَ
٢ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝٣ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ
اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۝٤ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ
مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝٥ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا
بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٦ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ
زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝٧ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨ وَ
اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٩ ع

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے * طا سین میم * یہ آیتیں روشن کتاب کی ہیں * شاید (اے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ اپنی جان پر کھیل جائیں گے ان کے غم میں کہ وہ ایمان نہیں لاتے * اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی نشانی اتار دیں کہ ان کے اونچے اونچے اس کے حضور جھکے رہ جائیں * اور نہیں آتی ان کے پاس رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت مگر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں * تو بے شک انہوں نے جھٹلایا تو اب ان پر آیا چاہتی ہیں خبریں ان کے ٹھٹھے کی * کیا انہوں نے زمین کو نہ دیکھا ہم نے اس میں کتنے عزت والے جوڑے اگائے * بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں * اور بے شک تمہارا رب ضرور وہی عزت والا مہربان ہے *

(۲۶/۱ تا ۹ * ت : ک)

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

۱۔ طا سین میم : بعض نے اسے اسماء الٰہی میں شمار کیا ہے۔ بعض کی رائے میں یہ سورۃ کا نام ہے اور بعض علماء کے نزدیک مختلف الفاظ پر دلالت کرنے کے لئے یہ حروف الہجاء رمز ذکر کئے گئے ہیں۔ لیکن حق یہ ہے کہ اللہ اور رسول کے درمیان یہ ایک راز ہے۔ (مظہری)

۲۔ مبین کے معنی ہیں خود روشن یا دوسری چیزوں کو روشن کرنے والا۔ چاروں طرف اجالا کرنے والا۔ کوئی ایسی گرہ

جیسے اس کتاب نے نہیں کھولا ۔ کون سا ایسا عقدہ ہے جس کا حل قرآن نے پیش نہیں کیا حقیقت پر جتنے پردے پڑے ہوئے تھے سب کو اس نے تار تار کر کے حقیقت کو آشکارا کیا ۔ یہی کتاب مبین ہے

۳ ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبانہ روز کوششوں کے باوجود کفار کا عناد بڑھتا جاتا تھا اسی کفر پر وہ اور پکے ہوتے جاتے ہیں اس صورت حال پر حضور کے "قلب شفیق" پر جو گزرتی تھی ہوگی اس کا اندازہ خداوند تعالیٰ کے سوا اور کون کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ "اپنے محبوب" کو تسلی دیتے ہوئے فرماتا ہے "آپ دلگیر اور غمزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ۔ تم نے اپنا فرض بڑی خوش اسلوبی سے ادا کر دیا ایمان لانا نہ لانا ان کا اپنا کام ہے ایمان نہ لائیں گے تو وہ "خود اس کی سزا بھگتیں گے"

۴ ۔ قتادہ نے کہا اگر اللہ چاہتا تو کوئی ایسی نشانی نازل کر دیتا کہ پھر کوئی بھی نافرمانی سے گردن نہ موڑتا ۔ ابن جریج نے کہا آیت کا یہ معنی ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو کوئی ایسا امر نازل کر دیتا کہ پھر ان میں سے کوئی شخص بھی نافرمانی نہ کر سکتا ۔

۵ ۔ ان کے پاس جس وقت بھی ذکر آتا ہے ان کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ اس سے روگردانی کرتے ہیں

۶ ۔ اعراض کے بعد پھر اس ذکر کی تکذیب کرتے ہیں یعنی کبھی اسے سحر ، کبھی شعر اور کبھی بناوٹی باتیں بتاتے ہیں سو عنقریب ان کے پاس بلا خوف اور یقیناً "آئیں گی" قرآن کی وہ خبریں جن کے ساتھ یہ استہزاء کرتے ہیں یعنی وہ عاجل اور آجل سزاؤں میں مبتلا ہوں گے جن کا بعض مشاہدہ ہوگا اور یقین کر لیں گے کہ قرآن مجید نے جو کچھ بتایا تھا وہ حق اور سچ ہے اور ہم جو کچھ کہتے تھے وہ سراسر باطل ہے اور سراسر باطل ہے اور قرآن مجید اس لائق تھا کہ ہم اس کی تصدیق کرتے ، اس کی تعظیم بجا لاتے اور اس کی قدر و منزلت کو مانتے اس کی تکذیب کرنے اور احترام نہ کرنے کے باعث ہمیں یہ وقت دیکھنا پڑا لیکن اب یہ (یعنی کفار مکہ) اس کی خبروں پر کان نہیں دھرتے ۔ (روح البیان

۷ ۔ کیا انہوں نے زمین کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے اس میں ہر ایک رنگ کی عمدہ عمدہ قسم کی چیزیں اگائی ہیں (تفہیم

۸ ۔ اس میں خالق کائنات کی قدرت کاملہ کی دلیل ہے جس نے وسیع و عریض زمین اور بلند و بالا آسمان پیدا کیا لیکن اس کے باوجود اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے بلکہ اللہ تعالیٰ ، اس کے رسولوں اور اس کی کتابوں کو جھٹلاتے ہیں اور اس کے احکام کی مخالفت کر کے ممنوعہ چیزوں کا ارتکاب کرتے ہیں (ابن کثیر ۔ کش)

۹ ۔ بدکاروں کو سزا دینا رب کی عزت و عظمت کا ظہور ہے نیک کاروں کو جزا دینا رب کی رحمت پر مبنی ہے (

لغویات رب ✯ بَاخِعٌ : غم میں گھونٹ ڈالنے والا ✯ اَعْنَاقُهُمْ : ان کی گردنیں ✯

خَاضِعِینَ : عاجزی کرنے والے ، جھکنے والے ✯ مُحْدَثٍ : جدید ، تازہ ، نو بہ نو ✯

زوج : خاوند، بیوی، جوڑا، مماثلت، قسم قسم۔ مصباح المنیر میں ہے زوج وہ شکل ہے جس کی
کوئی نظیر ہو مختلف قسموں اور رنگوں میں۔ زوج ہر دو کو کہتے ہیں فرد کی ضد ہے ان دو کو جو حقیقت میں زوجان کہتے ہیں۔

معنویات مزید ✡ طا سین میم ۝ یہ آیات ہیں تابناک کتاب کی ہیں ۝ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ)
ان (مشرکین و کفار) کے ایمان قبول نہ کرنے پر آپ زیادہ متفکر و رنجیدہ نہ ہوں اپنی جان ہی نہ گھلا لیں ۝
مشیتِ الٰہی ہوتا تو آسمان سے ایسی ایک نشانی اتار دیتے، دیکھ کر وہ اپنی گردنوں کو خم کر دیتے ۝ حقیقت یہ ہے
کہ ان کے پاس جب کبھی اللہ کی طرف سے کوئی نصیحت و ہدایت آئی انہوں نے منہ موڑ لیا رخ پھیر ڈالا بلکہ
یہ جھٹلا چکے انہیں نہ ماننا تھا اور نہ مانیں گے لیکن بہت جلد ان پر یہ بات منکشف ہو جائے گی
کہ حقیقت کیا ہے جس سے یہ استہزاء کرتے تھے ۝ کیا انہوں نے زمین کو غور سے نہیں دیکھا کہ اس
میں ہم نے انواع و اقسام کی جوڑی دار چیزیں اگائی ہیں ۝ یقیناً ان میں سے ہر ایک میں ایک واضح
نشانی ہے ان میں بہت سارے تو ماننے والے ہی نہیں ۝ اور آپ کا پروردگار بڑا زبردست
غالب ہے اور بے حد مہربان ہے (اسی وجہ سے وہ جلد سزا نہیں دیتا)۔

وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۙ ۱۰ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۭ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۱۱
قَالَ رَبِّ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۭ ۱۲ وَيَضِيْقُ صَدْرِىْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِىْ
فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۱۳ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۚ ۱۴ قَالَ كَلَّا ۚ
فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۱۵ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ ۱۶ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۭ ۱۷ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ
فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۙ ۱۸ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ
الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۱۹ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّاۗلِّيْنَ ۲۰

اور جب کہ آپ کے رب نے موسیٰ کو پکارا کہ تم ظالم قوم کے پاس جاؤ * فرعون کی قوم کے پاس ڈرتے وہ
کیوں نہیں * موسیٰ نے عرض کیا اے رب میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیں * اور میرا سینہ تنگ ہو جائے
اور میری زبان نہ چلے پس ہارون کو پیغام دے * اور مجھ پر ان کا ایک گناہ بھی ہے سو مجھے ڈر ہے
کہ مار نہ ڈالیں * فرمایا ایسا ہرگز نہ ہوگا پس تم دونوں میری نشانیاں لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ
سننے والے ہیں * تم دونوں فرعون کے پاس جا کر کہو کہ ہم رب العالمین کے رسول ہیں * کہ تو ہمارے
ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے * فرعون نے کہا کیا تجھ کو ہم نے اپنے گھر میں بچہ سے نہیں پالا تھا
اور تو نے ہم میں اپنی عمر برسوں نہیں گزاری ہے * اور تو نے وہ حرکت کہ جو تو نے کی تھی کر چلا ہے
حالانکہ تو ناشکاروں میں سے ہے * موسیٰ نے کہا جب کہ میں نے وہ کام کیا تھا تو میں بےخبر تھا *
(ح : ت * ۱۰ تا ۲۰/۲۶)

۱۰۔ جس طرح سابقہ انبیاء کو قوی اور جابر دشمنوں سے سابقہ پڑا اور ہماری تائید و نصرت سے انبیاء کامیاب و کامران ہوئے اسی طرح (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نصرت خداوندی آپ کی پشت پناہی کر رہی ہے دنیا کی کوئی طاغوتی طاقت آپ کو گزند نہیں پہنچا سکے گی ان کی کوئی کوشش اسلام کے سیل رواں کو روک نہ سکے گی سب سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا اور حکم دیا کہ جاؤ ظالم قوم والوں کے پاس کہ ان کی ہدایت ہو (ضیا

۱۱ - جو فرعون کی قوم ہے" جنہوں نے کفر و معاصی سے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور بنی اسرائیل کو غلام بنا کر انہیں طرح طرح کی ایذائیں پہنچا کر ان پر ظلم کیا اس قوم کا نام قبط ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا کہ ان کی بدکرداری پر زجر فرمائیں" کیا وہ نہ ڈریں گے" اللہ سے اور اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اور اس کی فرمانبرداری کر کے اس کے عذاب سے نہ بچائیں گے۔

۱۲ - اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں "عرض کی اے میرے رب میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے" (میری تکذیب اور عدول حکمی کر کے) (کنز الایمان)

۱۳ - اور میرا سینہ تنگ ہو جائے گا (یعنی دل بھیچے گا) اور میری زبان نہیں چلے گی مطلب یہ ہے کہ میری زبان میں گرہ ہے اس لئے زبان سے جو کہ تکذیب کو دور کرنے والی کوئی دلیل میں روانی سے نہ کہہ سکوں گا اور زبان و دل کی مدد نہ کرے گی اس لئے میرا دل بھیچے گا - بعض نے لکھا ہے کہ ان کی تکذیب سے میرا سینہ تنگ ہوگا * پس ہارونؑ کے پاس (وحی یا جبرئیل کو وحی دے کر) بھیج دے - "التحمیل حکم کے لئے ہارونؑ کو میرا مددگار بنا دے (تاکہ امتثال حکم پورے طور پر ہو سکے)

۱۴ - "ان کا مجھ پر ایک جرم بھی عائد ہوتا ہے اس لئے مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے" یعنی ان کی طرف سے مجھ پر ارتکاب جرم کا دعویٰ بھی ہے ایک قبطی میرے ہاتھ مارا گیا تھا - حضرت موسیٰؑ کا اظہار خوف قتل بھی عدم تحمیل کا بہانہ نہ تھا بلکہ ایک طرح کی دعا تھی کہ اللہ اس مصیبت کو دفع کرے - (تفسیر مظہری)

۱۵ - اللہ تعالیٰ نے فرمایا "کوئی بات نہیں تم اپنے ان امور کو خیال میں نہ لاؤ نہ وہ تمہیں نقصان پہنچا سکیں گے نہ تم پر تسلط ہو سکے گا بلکہ تم ہی ان پر غالب ہو گے سو دونوں بھائی جاؤ اور ہماری نشانیاں (معجزات) ساتھ رکھو ہم تمہارے ساتھ ہیں یعنی حفاظت اور مدد کریں گے۔ ہم سننے والے ہیں

۱۶ - پس فرعون کے پاس جاؤ اور اس سے جا کر کہو ہم پروردگار عالم کے پیغمبر ہیں - حضرت موسیٰ علیہ السلام مستقل رسول تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام ان کے امدادی اور ان کی رسالت کی تائید و تصدیق کے لئے ساتھ بھیجے جاتے تھے (روح البیان)

۱۷ - (اور اس لئے آئے ہیں) کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے - (تفسیر ابن عباسؓ)

۱۸ - حضرت موسیٰ علیہ السلام کی باتیں سن کر فرعون بہت سیخ پا ہوا اور رو گردانی کرتے ہوئے کہنے لگا - کیا تم

وہی نہیں جسے ہم نے اپنے گھر میں عرصہ دراز تک نازو نعم سے پالا اور ہر طرح کی ناز برداریاں کرتے رہے۔ (ابن کثیر)

۱۹۔ ● "اور کیا تم نے دیا وہ کام جو تم نے کیا "یعنی قبطی کو قتل کیا"۔ اور تم ناشکر تھے" کہ ہمارا نعمت کا شکر یہ تو ادا نہ کیا، ہمارے آدمی کو مار دیا۔

۲۰۔ "موسیٰ نے فرمایا میں نے وہ کام کیا جب کہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی" یعنی مجھے یہ خیال نہ تھا کہ وہ کمزور قبطی میرے ایک گھونسے سے مر جائے گا۔ خلاصہ یہ کہ میرا ارادہ قتل کرنے کا نہ تھا بلکہ مارنا ادب سکھانے کا تھا (ق)

لغوی کاوشیں * "نادیٰ" * ندا۔ اس نے پکارا * یَضِیْقُ: تنگ ہوتا ہے * صَدْرِیْ: میرا سینہ * یَنْطَلِقُ: نہیں چلتی ہے * لِسَانِیْ: میری گویائی، قوت گویائی * ذَنْبٌ: گناہ، ذنوب جمع۔ اصل

اصل میں ذنب کے معنی کسی چیز کی دم پکڑنے کے ہیں اور ذنب کے اشتقاق سے ہی اس کا استعمال ہر اس فعل کے متعلق ہوتا ہے جس کا انجام برا ہو اور اسی وجہ سے برے انجام کا نام ذنب ہے گناہ کو برے انجام کا سبب ذنب کہتے

معلومات مزید * جب آپ کے رب نے موسیٰ کو ندا دی کہ ظالم قوم کے پاس جاؤ (یعنی) فرعون کی قوم والوں کے پاس وہ لوگ کیوں ڈرتے نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے پالنہار مجھے خوف و اندیشہ ہے کہ کہیں وہ مجھے جھٹلا نہ دیں۔ اور میرا دل تنگ ہوتا ہے کہ میری زبان بوجہ لکنت رکتی ہے، آپ ہارونؑ کو پیغام عطا کریں کہ (وہ میرے ساتھ رہیں) ان لوگوں کا مجھ پر ایک دعویٰ بھی ہے (یعنی ایک قبطی کے خون کا) مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ میرا قتل نہ کر دیں۔ ارشاد الٰہی ہوا ہرگز نہیں تم دونوں ہماری عطا کردہ نشانیاں ساتھ لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ سننے والے ہیں۔ لہٰذا تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اس سے کہنا کہ ہم رب العالمین کے بھیجے ہوئے ہیں اور ہم تجھ سے یہ کہتے ہیں کہ ہماری قوم بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ روانہ کر دے۔ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات سن کر کہا کہ اے موسیٰ کیا ہم نے تمہاری پرورش نہیں کی تھی اپنے پاس جس وقت کہ تم کمسن بچے تھے اور تم نے ہمارے ساتھ اپنی عمر کے کئی سال گزارے ہو اور تم نے ایک کام کیا جو کام کہ تم نے کیا اور تم ہمارے احسان کو بھول گئے انکار کرنے والوں میں ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں نے جو ارتکاب کیا تھا اس وقت اس کے بارے میں ناواقف تھا۔

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَّجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ ٢١
وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَّ بَنِي إِسْرَآءِيلَ ۝ ٢٢ قَالَ فِرْعَوْنُ
وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِينَ ۝ ٢٣ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِنْ كُنْتُمْ
مُّوقِنِينَ ۝ ٢٤ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُۥٓ أَلَا تَسْتَمِعُونَ ۝ ٢٥ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَآئِكُمُ
الْأَوَّلِينَ ۝ ٢٦ قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِيٓ أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ۝ ٢٧ قَالَ رَبُّ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ۝ ٢٨ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ
إِلٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ ۝ ٢٩ قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِينٍ ٣٠

تو میں بھاگ گیا تھا تمہارے پاس سے جبکہ میں تم سے ڈرا پس بخش دیا مجھے میرے رب نے حکم اور بنا دیا مجھے رسولوں سے * اور یہ نعمت ہے جس کا تو مجھ پر احسان جتلاتا ہے۔ حالانکہ تو نے غلام بنا رکھا ہے بنی اسرائیل کو * فرعون نے پوچھا کیا حقیقت ہے رب العالمین کی * آپ نے فرمایا (رب العالمین وہ ہے جو) مالک ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر ہو تم یقین کرنے والے * فرعون نے اپنے ارد گرد بیٹھنے والوں کو کہا کیا تم سن نہیں رہے * آپ نے فرمایا وہ جو تمہارا بھی مالک ہے تمہارے پہلے باپ دادا کا بھی * فرعون بولا بلاشبہ تمہارا یہ رسول جو بھیجا گیا ہے تمہاری طرف سے یہ تو دیوانہ ہے * آپ نے (معاً) فرمایا جو مشرق و مغرب کا رب ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر تم کچھ عقل رکھتے ہو * اس نے (برہم ہوتے ہوئے) کہا (یاد رکھو!) اگر تم نے میرے سوا کسی کو خدا بنایا تو میں تمہیں ضرور قیدیوں میں داخل کر دوں گا * فرمایا اگرچہ میں لے آؤں تیرے پاس ایک روشن چیز * (ض: ت * ۳۰ تا ۲۱/۲۶)

۲۱۔ "تو میں تمہارے یہاں سے نکل گیا جبکہ تم سے ڈرا" کہ تم مجھے قتل کر دوگے اور شہر مدین کو چلا گیا "تو میرے رب نے مجھے حکم عطا فرمایا" "اور مجھے پیغمبروں سے کیا"

۲۲۔ اور یہ کوئی نعمت ہے جس کا مجھ پر احسان جتاتا ہے کہ تو نے غلام بنا کر رکھے بنی اسرائیل"

اس میں تیرا کیا احسان ہے کہ تم نے میری تربیت کی اور بچپن میں مجھے رکھا کھلایا پہنایا کیونکہ میرے
تجھ تک پہنچنے کا سبب تو یہی ہوا کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا ان کی اولادوں کو قتل کیا یہ تیرا ظلم
عظیم اس کا باعث ہوا کہ میرے والدین مجھے پرورش نہ کر سکے اور میرے دریا میں ڈالنے پر مجبور ہوئے تو ایسا
نہ کرتا تو میں اپنے والدین کے پاس رہتا اس لئے یہ بات کیا اس قابل ہے کہ اس کا احسان جتلایا جائے فرعون
موسیٰ علیہ السلام کی اس تقریر سے لاجواب ہوا اور رسالت و اسلوب کلام بدل ڈالا اور یہ گفتگو چھوڑ کر دوسری بات شروع کی

۲۳۔ فرعون بولا اور سارے جہان کا رب کیا ہے "جس کے تم اپنے آپ کو رسول بتاتے ہو۔"

۲۴۔ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا رب آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اگر تمہیں
یقین ہو" یعنی اگر تم اشیا کو دلیل سے جاننے کی صلاحیت رکھتے ہو تو ان چیزوں کی پیدائش اس کے وجود کی
کافی دلیل ہے۔ ایقان اس علم کو کہتے ہیں جو استدلال سے حاصل ہو اسی لئے اللہ تعالیٰ کی شان میں موقن نہیں کہا جاتا

۲۵۔ (فرعون نے) اپنے آس پاس والوں سے کہا کیا تم غور سے سنتے نہیں" اس وقت اس کے گرد اس کی قوم کے
اشراف میں سے پانچ سو اشخاص زیوروں سے آراستہ زریں کرسیوں پر بیٹھے تھے ان سے فرعون کا یہ کہنا کیا تم
غور سے نہیں سنتے یا یہ معنیٰ تھا کہ وہ زمین اور آسمان کو قدیم سمجھتے تھے اور ان کے حدوث کے منکر تھے
مطلب یہ تھا کہ جب یہ چیزیں قدیم ہیں تو ان کے لئے رب کی کیا حاجت ہے اب حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان چیزوں سے استدلال پیش کرنا چاہا جن کا حدوث اور جن کی فنا مشاہدہ میں آ

۲۶۔ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا رب تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا" یعنی اگر تم دوسری
چیزوں سے استدلال نہیں کر سکتے تو خود تمہارے نفوس سے استدلال پیش کیا جاتا ہے اپنے آپ کو جانتے
ہو کہ وہ فنا ہو گئے تو اپنی پیدائش سے اور ان کی فنا سے پیدا کرنے اور فنا کر دینے والے کے وجود کا ثبوت ملتا ہے

۲۷۔ (فرعون) بولا تمہارے یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ضرور عقل نہیں رکھتے" فرعون نے یہ اس لئے
کہا کہ وہ اپنے سوا کسی معبود کے وجود کا قائل نہ تھا اور جو اس کے معبود ہونے کا اعتقاد نہ رکھے اس کو خارج
از عقل کہتا تھا

۲۸۔ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا رب پورب اور پچھم کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے" کیونکہ
پورب سے آفتاب کا طلوع کرنا اور پچھم میں غروب ہو جانا اور سال کی فصلوں میں ایک حساب معین پر

چلنا اور ہواؤں اور بارشوں وغیرہ کے نظام یہ سب اس کے وجود و قدرت پر دلالت کرتے ہیں" اگر تمہیں عقل ہو"
اب فرعون متحیر ہو گیا آثار قدرت الٰہی کے انکار کی راہ باقی نہ رہی اور کوئی جواب اس سے بن نہ پڑا ۔ (کنز الایمان)

۲۹ ۔ (فرعون) بولا اگر میرے سوا تم نے کسی اور کو معبود بنایا تو میں تمہیں قیدیوں میں شامل کر دوں گا" ان قیدیوں میں جن کی حالت میرے قید خانے میں تمہیں معلوم ہے ۔ کلبی نے کہا فرعون کے قید کی حالت قتل سے بھی زیادہ سخت تھی ۔

۳۰ ۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کی دھمکی کے جواب میں) کہا (تو مجھے ایسی حالت میں قید کر سکے گا) جب کہ میں تیرے سامنے کوئی واضح چیز لے آؤں ۔ یعنی اپنی سچائی اور تیری غلطی کی کوئی نشانی ۔ (مظہری)

لغوی اشارے * اَلْفِرَارُ : خوف سے فرار ہونا بھاگنا ۔ فررت : میں بھاگا تھا * تَمُنُّهَا : تو اس کا احسان رکھتا ہے * مُوْقِنِيْنَ : ایمان لانے والے، یقین کرنے والے * تَسْتَمِعُوْنَ : تم سنتے ہو، تم سن رہے ہو * مَجْنُوْنٌ : دیوانہ، جن رسیدہ، وہ شخص جس کو جنات نے تعلیم دی ہو وہ شخص جس کے حواس اور عقل پر کسی قسم کا پردہ پڑ گیا ہو بیماری کا یا جنات کے اثر کا ۔ لغت میں جن بمعنی چھپا ہوا ہے یہی مفہوم اس کے تمام مشتقات میں معتبر ہے حل

مفہومات قرآنیہ * حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا میں تمہارے خوف اور ظلم کے خیال سے خوف زدہ عجلت میں نکل پڑا تھا پھر پروردگار عالم نے مجھے حکمت سے نوازا اور رسول بنایا اور (اے فرعون) کیا یہی مجھ پر تیرا کوئی احسان ہے کہ تو نے قوم بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنا رکھا ہے ۔ فرعون نے جواباً کہا یہ تمام عالموں کا پالنہار کیا ہے ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے واضح کیا کہ وہ مالک و پروردگار ہے تمام جہانوں کا آسمانوں اور زمین اور ان کے بیچ میں جو کچھ ہے سب چیزوں کا مالک ہے اگر تم یقین کرو ۔ یہ سن کر فرعون نے اپنے ارد گرد موجود درباریوں سے کہا موسیٰ کہنے کی باتیں تم تو سن رہے ہو کہ یہ کیا کہہ رہا ہے ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر زور دار انداز سے فرمایا کہ وہ تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے گزرے ہوئے آباؤ اجداد کا بھی پروردگار اور مالک ہے ۔ فرعون نے کہا بے شک تمہارا یہ رسول جو تمہارے پاس بھیجا گیا ہے ضرور جن رسیدہ ہے ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا رب العالمین درحقیقت مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب کا پروردگار ہے اگر تم عقل و شعور رکھتے ہو تو سمجھ سکتے ہو ۔ فرعون نے کہا اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود قرار دیا تو تمہیں قید خانے میں بھیج دوں گا ۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کیا اس کے باوجود کہ میں تیرے پاس ایک کھلی بات واضح نشانی لایا ہوں

قَالَ فَأْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ ٣١ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ
وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ ٣٢ ع قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ
عَلِيْمٌ ۝ ٣٤ لا يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ صلے فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝ ٣٥
قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝ ٣٦ لا يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ
فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ ٣٨ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ
۝ ٣٩ لا لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ ٤٠

(فرعون نے) کہا اگر سچے ہو تو اسے لاؤ (دکھاؤ) * پس انھوں نے اپنی لاٹھی ڈالی تو اسی وقت وہ صریح
اژدہا بن گئی * اور اپنا ہاتھ نکالا تو اسی دم دیکھنے والوں کو سفید (براق) نظر آنے لگا *
فرعون نے اپنے گرد کے سرداروں سے کہا کہ یہ کامل فن جادوگر ہے * چاہتا ہے کہ تم کو اپنے جادو (کے زور)
سے تمہارے ملک سے نکال دے تو تمہاری کیا رائے ہے * انھوں نے کہا کہ اس کے اور اس کے بھائی
(کے بارے) میں کچھ توقف کیجئے اور شہروں میں ہرکارے بھیج دیجئے * کہ سب ماہر جادوگروں کو (جمع
کر کے) آپ کے پاس لے آئیں * تو جادوگر ایک مقرر دن کی میعاد پر جمع ہو گئے * اور لوگوں سے کہہ دیا
گیا کہ تم (سب) کو اکٹھے ہو جانا چاہیے * تاکہ اگر جادوگر غالب رہیں تو ہم ان کے پیرو ہو جائیں *
(۲۶/۳۱ تا ۴۰ * ت: ج)

۳۱۔ فرعون نے کہا تو لائیے اسے اگر تم سچے لوگوں میں سے ہو" اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں
جنت کے مورد۔ درخت کا عصا تھا جو آدم علیہ السلام بہشت سے لائے تھے جب ان کا وصال ہوا تو اسے
جبرئیل علیہ السلام اٹھا کر لے گئے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت ہوئی تو انہیں دیا گیا اسی عصا
کے متعلق فرعون نے پوچھا یہ کیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا عصا ہے
۳۲۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے عصا ہاتھ سے چھوڑ دیا زمین پر ڈال دیا پس پھینکنے کے بعد اچانک اس
جگہ پر جہاں عصا تھا اژدہا (تھا) کھلم کھلا (علانیہ)۔

۳۳ - اور اپنے ہاتھ کو گریبان سے نکالا پس اسی جگہ پر وہ ہاتھ تھا نورانی اور سفید کہ جس پر برص کے مرض کا شائبہ تک نہ تھا یعنی نورانی سفید تھا لیکن اس کے اصلی گندم گوں رنگ سے سر مو فرق نہ تھا دیکھنے والوں کے لئے (ا

۳۴ - فرعون ان روشن معجزات کو دیکھنے کے باوجود تکذیب اور عناد کی روش کو ترک نہ کیا اور اپنے درباریوں سے کہنے لگا کہ یہ ماہر جادوگر ہیں اپنے درباریوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ یہ معجزہ نہیں بلکہ جادو ہے

۳۵ - پھر اس نے اپنے درباریوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت اور آپ کے ساتھ کفر پر آمادہ کرتے ہوئے کہا ان کا ارادہ یہ ہے کہ اپنے جادو کے زور سے لوگوں کے دلوں پر اپنا تسلط جمالیں اور جب ان کے مددگاروں اور پیروکاروں کی کثرت ہو جائے تو تمہارے ملک پر قبضہ کر لیں۔ اب تم مشورہ دو کہ کیا کرنا چاہیئے (ابن کثیر)

۳۶ - وہ بولے انہیں اور ان کے بھائی کو ٹھہرائے رہو اور شہروں میں جمع کرنے والے بھیجو

۳۷ - کہ وہ تیرے پاس لے آئیں ہر بڑے جادوگر دانا کو" جو علم سحر میں بقول ان کے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر ہو اور وہ لوگ اپنے جادو سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا مقابلہ کریں تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حجت باقی نہ رہے، اور فرعونیوں کو یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ یہ تمام جادو ہو جاتے ہیں لہٰذا نبوت کی دلیل نہیں

۳۸ - تو جمع کئے گئے جادوگر ایک مقررہ دن کے وعدہ پر" وہ دن فرعونیوں کی عید کا دن تھا اور اس مقابلہ کے لئے وقت چاشت مقرر کیا گیا تھا

۳۹ - اور لوگوں سے کہا گیا کیا تم جمع ہو گے" تاکہ دیکھو دونوں فریق کیا کرتے ہیں اور ان میں سے کون غالب آتا ہے

۴۰ - شاید ہم ان جادوگروں ہی کی پیروی کریں اگر یہ غالب آ جائیں" حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اس سے مقصود ان کا جادوگروں کا اتباع کرنا نہ تھا بلکہ غرض یہ تھی کہ اس حیلہ سے لوگوں کو حضرت موسیٰؑ کی اتباع سے روکیں (کذ

لغوی اشارے ★ اٰتِ : تو دے ★ اَلْقٰى : اس نے ڈالا ★ عَصَاہُ : اس کی لاٹھی ★ ثُعْبَانٌ : اژدہا ★ نَزَعَ : اس نے باہر نکالا ★ بَیْضَآءَ : سفید ★ الْمَلَاُ : سرداروں اور بڑے لوگوں کی جماعت ★ سٰحِرٌ : جادوگر، سِحْرٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر یہ لفظ صرف سورہ ذاریات میں الف کے ساتھ مرقوم ہے اور باقی تمام قرآن میں بغیر الف ہے ★ حٰشِرِیْنَ : نقیب، اکٹھا کرنے والے، جمع کرنے والے (لغات القرآن)

مفہوم و مسائل ★ فرعون نے کہا اگر سحر میں سے ہو تو پھر اس کو لاؤ اور بتلاو۔ لہٰذا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

2150

نے اپنے دست مبارک کے عصا کو سامنے زمین پر ڈال دیا تھا وہ عصا ایک اژدہا میں تبدیل ہو گیا اور اپنے دست اقدس کو جو گریبان میں تھا نکالا تو وہ تمام دیکھنے والوں کو نہایت روشن چمکدار نظر آنے لگا۔ فرعون ان کو دیکھ کر اپنے درباریوں سے کہنے لگا یہ تو بہت بڑے ماہر ساحر ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ اپنے علم سحر کے زور پر تم کو اپنے ملک سے بے دخل کر دیں۔ بتاؤ تم سب کی کیا رائے ہے۔ تمام موجود درباری بولے ان کو اور ان کے بھائی کو کچھ موقع و مہلت دینا چاہیے اور تمام شہروں میں ہرکاروں کو روانہ کر دیں۔ کہ وہ ہر جگہ سے ماہر فن جادوگروں کو آپ کے دربار میں لے آئیں۔ لہذا ملک بھر کے بڑے بڑے ماہر ساحروں کو ایک معین اور مقرر دن جمع کیا گیا۔ اور تمام لوگوں سے کہا گیا کہ کیا تم سب بھی جمع ہو گے شاید کہ ہم جادوگروں کو غالب دیکھ کر ان کے مطیع اور پیرو ہو جائیں۔ (۲)

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝
قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۴۲
فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَ عِصِيَّهُمْ وَ ۴۳ قَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ ۴۴
فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۝ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ ۴۵
سٰجِدِيْنَ ۝ ۴۶ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۴۷ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ۝ ۴۸ قَالَ
اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ۝ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ ۴۹

پھر جب جادوگر آئے فرعون سے بولے کیا ہمیں کچھ مزدوری ملے گی اگر ہم غالب آئے * بولا ہاں اور اس وقت تم میرے مقرب ہو جاؤ گے * موسیٰ نے ان سے فرمایا ڈالو جو تمہیں ڈالنا ہے * تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور بولے فرعون کی عزت کی قسم بیشک ہماری ہی جیت ہے * تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا جبھی وہ ان کی بناوٹوں کو نگلنے لگا * اب سجدہ میں گرے * جادوگر بولے ہم ایمان لائے اس پر جو سارے جہاں کا رب ہے * جو موسیٰ و ہارون کا رب ہے * فرعون بولا کیا تم اس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ ہم تم کو اجازت دوں بے شک وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا تو اب جانا چاہتے ہو مجھے قسم ہے بیشک میں تمہارے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا اور تم سب کو سولی دوں گا *

(ت: ک * ۴۱ تا ۴۹/۲۶)

۴۱۔ ساحرینِ مصر کو اپنے فن پر بڑا ناز تھا۔ انہیں یقین تھا کہ وہ جیت جائیں گے اس لئے پہلے ہی فرعون سے انعامات کا وعدہ لے رہے تھے۔ (ضیاء القرآن)

۴۲۔ فرعون نے کہا ہاں تم اس وقت (جبکہ غالب آجاؤ گے شاہی) مقرب بن جاؤ گے۔ فرعون نے جادوگروں کی طلب سے زیادہ انہیں مقرب بنانے کا وعدہ کر لیا۔ اس کے بعد جادوگروں نے حضرت موسیٰ سے کہا آپ جو کچھ پھینکنا چاہتے ہیں پہلے پھینکئے یا ہم کو اجازت دیجیے کہ ہم پہلے (اپنا جادو) پھینکیں

۴۳۔ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے کہا (پہلے) تم ہی پھینکو جو کچھ پھینکنے والے ہو۔ اس آیت

سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ جادو کرنا تو حرام ہے حضرت موسیٰؑ نے ان کو جادو کرنے کا کیوں حکم دیا۔ کیونکہ اس جگہ حکم دینا مراد ہی نہیں ہے بلکہ صرف اجازت مقصود ہے اور اجازت کم پہلے کر چکنے کی تاکہ حضرت موسیٰؑ کو اپنا معجزہ ظاہر کرنے کا موقع مل جائے۔ اور اس جگہ بمعنی تحقیر ہے حضرت موسیٰؑ نے معجزے کے مقابلہ میں ان کے جادو کو حقیر قرار دیا اور اس تحقیر کو ظاہر کرنے کے لئے فرمایا جو کرنے والے ہو کرو۔

۴۴۔ پس جادوگروں نے اپنی رسیاں اور گنڈے (زمین پر) پھینکے اور (العیاذ تبرک فرعون کا نام لیا اور) کہا فرعون کی عزت کے وسیلہ سے ہم ہی بلا شبہ غالب رہیں گے"۔ چونکہ فرعون پر جادوگروں کو اعتقاد تھا اس لئے عزت فرعون کا ذکر انہوں نے العیاذ تبرک لیا۔ یا (ب) قسمیہ ہے یعنی عزت فرعون کی قسم ہم غالب آئیں گے۔

۴۵۔ پھر موسیٰؑ نے اپنی لاٹھی (زمین پر) پھینکی تو وہ یکدم جادوگروں کی شعبدہ گری سے بنائی ہوئی چیزوں کو نگلنے لگی یعنی جادوگروں نے اپنی شعبدہ بازی سے جو کچھ بنایا تھا۔ ان کی رسیاں اور ڈنڈے سانپوں کی طرح رینگتے دوڑتے لوگوں کے خیال میں نظر آنے لگے تھے (اور لوگوں کی آنکھوں نے نظر بندی کر دی گئی تھی) ان سب کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کا سانپ نگلنے لگا۔ ان کے جھوٹے شعبدے کو لاٹھی نگلنے لگی۔ (تفسیر مظہری)

۴۶۔ تو جادوگر منہ کے بل گر پڑے"۔ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے لگے جب انہوں نے یقین کر لیا کہ عصا کا ثعبان (اژدہا) ان کی رسیوں اور ڈنڈوں کو ہڑپ کر گیا ہے تو وہ جان گئے کہ یہ جادو نہیں یہ معجزہ دیکھنے کے بعد وہ سجدہ میں گر گئے اس میں انہیں کوئی شک اور تردد نہ تھا

۴۷۔ جادوگروں نے صدق دل سے کہا "ہم رب العالمین پر ایمان لائے۔ غور کیجئے ان خوش قسمتوں کی قسمت کیسے بدلی کہ صبح کو جادوگر کافر تھے اور شام کو مومن ہو گئے۔

۴۸۔ جو موسیٰ و ہارون کا رب ہے"۔ فرعون کی قوم جاہل تھی اور فرعون اپنے کو رب کہلواتا تھا جب جادوگروں نے آمنا برب العالمین کہا تو فرعون نے قوم سے کہا کہ یہ مجھ پر ایمان لا رہے ہیں پھر جادوگروں نے "رب موسیٰ و ہارون" کا اضافہ کیا کہ ہم اس رب العالمین پر ایمان لائے ہیں جو موسیٰ و ہارون (علی نبینا وعلیہما السلام) کا رب ہے (روح البیان)

۴۹۔ فرعون جادوگروں سے کہنے لگا۔ جو کچھ تم نے کیا ہے اس کی اجازت تمہیں مجھ سے لینی چاہیئے تھی۔ اگر میں تمہیں اجازت دے دیتا تو تم ایسے کرتے اگر روک دیتا تو تم باز رہتے کیونکہ میں ہی حاکم اور اطاعت کا مستحق ہوں پھر جھوٹ ان پر الزام لگا دیا کہ یہ تمہارا بڑا گرو ہے جس نے تمہیں سحر کی تعلیم دی ہے

فرعون کہا۔ جو کچھ بھی ہٹ دھرمی پر مبنی تھا جس کے بطلان میں کسی کو شک و شبہ نہیں کرنا کہ مقابلہ کے دن سے
پہلے جادوگروں کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ثابت ہی نہیں تو پھر یہ کیسے باور کیا جاسکتا ہے کہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام ان کے استاد ہیں۔ پھر فرعون نے انہیں دھمکی دی کہ وہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر سولی دیدے گا۔ (ز)

لغوی اشارے ★ مُلْقُونَ : ڈالنے والے، پیش کرنے والے ★ حِبَالُهُمْ : ان کی رسیاں ★ عِصِيُّهُمْ
ان کی لاٹھیاں، ان کے عصا ★ تَلْقَفُ : وہ نگل جاتی ہے، وہ نگل جائے گی ★ قطع : کاٹنا، کاٹ دینا۔
أَيْدِيَكُمْ : تمہارے ہاتھ ★ أَرْجُلَكُمْ : تمہارے پاؤں ★ أُصَلِّبَنَّكُمْ : میں تم کو سولی پر چڑھادوں گا۔ (ل)

تفہیمی خلاصہ : جب تمام جادوگر فرعون کے دربار میں آگئے تو ان لوگوں نے فرعون سے سوال کیا کہ کیا ہمیں اس اہم
کام کے لئے اجرت وانعام بھی دیا جائے گا بالخصوص جب ہم غالب آجائیں۔ فرعون نے جواب دیا یقیناً تمہیں ضرور انعام
عطا کیا جائے گا اور تم سب میرے مقربوں میں شامل ہو جاؤ گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان جادوگروں سے فرمایا کہ القوا یعنی
پھینکو جو تم پھینکنا چاہتے ہو پھینکنے والے ہو۔ تب جادوگروں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں سامنے میدان میں
پھینک دیں اور کہنے لگے قسم ہے فرعون کی عزت کی ہم یقیناً اس میں کامیاب اور غالب ہوں گے۔ پھر حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دست مبارک کا عصا پھینکا تو وہ نگلنے لگا (ایک اژدہا کی صورت میں) میدان
میں پڑی ہوئی تمام چیزوں کو یعنی لاٹھیوں رسیوں کو نگلنے لگا جو شعبدہ بازوں کے فریب کا مظہر چیزیں تھیں
لہذا یہ حقیقی منظر دیکھ کر جادوگر سجدے میں گر پڑے اور انہوں نے برملا کہا کہ ہم رب العالمین پر ایمان
لائے جو موسیٰ و ہارون (علیہما السلام) کا رب ہے۔ فرعون نے خفیف ہو کر اپنی شرمندگی چھپانے کے لئے
کہا کہ تم تو ایمان لاچکے تھے اس سے قبل ازیں کہ میں تمہیں مقابلہ کی اجازت دیتا۔ یہ تو تمہارا ہی بڑا
استاد ہے جس نے تمہیں یہ فن جادو سکھایا ہے۔ اب تھوڑی دیر میں تمہیں (اس کی تمکنت کا نتیجہ) معلوم
ہو جائے گا میں بے شک تمہارے ہاتھ پیر مخالف جانبوں سے کاٹ دوں گا اور تم سب کو سولی پر چڑھادوں گا۔

آج بحمد اللہ ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ میں غم کی دوری فرمائی

قَالُوْا لَا ضَيْرَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ ٥٠ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ
اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ٥١ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ
مُّتَّبَعُوْنَ ۝ ٥٢ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝ ٥٣ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ
قَلِيْلُوْنَ ۝ ٥٤ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۝ ٥٥ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝ ٥٦ فَاَخْرَ
فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ ٥٧ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ كَذٰلِكَ وَ
اَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ ٥٩ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ۝ ٦٠ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ
قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝ ٦١ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝ ٦٢

وہ بولے کچھ مضائقہ نہیں ہم کو تو اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانا ہے * ہم کو امید ہے کہ ہمارا رب ہمارے گناہوں کو معاف کر دے گا اس سبب سے کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے * اور موسیٰؑ کو ہم نے حکم بھیجا کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے کر نکل جاؤ کیوں کہ تمہارا تعاقب کیا جائے گا * (سو وہ نکلے) پھر فرعون نے بھی شہروں میں ہرکارے دوڑا دیے * کہ یہ ایک تھوڑی سی جماعت ہے * اور یہ ہمارے بڑے دشمن ہیں * اور ہم سب ان سے خطرہ رکھتے ہیں * پس ہم نے فرعونیوں کو باغوں اور چشموں * اور خزانوں اور عمدہ مقام سے نکال باہر کیا * یوں کیا اور ان چیزوں کا بنی اسرائیل کو وارث کر دیا * پھر فرعونیوں نے ان کو دن نکلتے ہی آ لیا * پھر جب دونوں جماعتیں مقابل ہوئیں تو موسیٰؑ کے لوگ کہنے لگے ہم تو پکڑ لیے گئے * موسیٰؑ نے کہا ہرگز نہیں بیشک میرے ساتھ میرا رب ہے وہ مجھے ابھی راہ بتلا دے گا
(۲۶/۵۰ تا ۶۲ * ت: ح)

۵۰ - وہ بولے کچھ نقصان نہیں" خواہ دنیا میں کچھ بھی پیش آئے کیوں کہ "ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں" ایمان کے ساتھ اور ہمیں اللہ تعالیٰ سے رحمت کی امید ہے

۵۱ - ہمیں طمع ہے کہ ہمارا رب ہماری خطائیں بخش دے گا اس پر کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے" رعیت فرعون میں سے یا اس مجمع کے حاضرین میں سے اس واقعہ کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کئی سال وہاں اقامت

فرمائی اور ان لوگوں کو حق کی دعوت دیتے رہے لیکن ان کی سرکشی بڑھتی گئی۔

۵۲۔ اور ہم نے موسیٰؑ کو وحی بھیجی کہ راتوں رات میرے بندوں کو" یعنی بنی اسرائیل کو مصر سے "لے نکلو بے شک تمہارا پیچھا ہو گا" یعنی فرعون اس کے لشکر پیچھا کریں گے اور تمہارے پیچھے پیچھے دریا میں داخل ہوں گے ہم تمہیں نجات دیں گے اور انھیں غرق کر دیں گے۔

۵۳۔ اب فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے بھیجے لشکروں کو جمع کرنے کے لئے۔ جب لشکر جمع ہو گئے تو ان کی کثرت کے مقابل بنی اسرائیل کی تعداد تھوڑی معلوم ہونے لگی چنانچہ فرعون نے بنی اسرائیل کے متعلق کہا

۵۴۔ کہ یہ لوگ ایک تھوڑی جماعت ہیں (تفسیر کنز الایمان)

• شاید منشاء یہ کہ بنی اسرائیل کی تعداد کی قلت، فرعون نے اپنی فوج کے مقابلہ میں ظاہر کی ہو

۵۵۔ اور بلا شبہ وہ ہم کو غصہ دلا رہے ہیں یا بلا شبہ وہ ہم سے بغض و عداوت رکھنے والے ہیں۔ غائظون یعنی غیظ و عداوت والے دشمن ہم سے بغض رکھنے والے یا ایسی حرکت کرنے والے جو ہم کو غضبناک کر دے

۵۶۔ اور ہم سب ایک مسلح جماعت (اور باقاعدہ فوج) ہیں۔ فراء نے کہا حاذر وہ شخص جو تم کو اس وقت ڈرا رہا ہو اور حذر وہ شخص جو خوف ناک ہو۔ بعض نے حاذرون کا ترجمہ قوت والے یعنی تیار کیا ہے

۵۷۔ پھر ہم ان کو نکال کر لے آئے باغوں اور چشموں سے * یعنی فرعون کے ساتھی جمع ہو گئے اور سب کا اتفاق ہو گیا کہ بنی اسرائیل کا پیچھا کیا جائے چنانچہ سب ہماری مشیت کے مطابق نکل کھڑے ہوئے باغات بھی چھوڑے دریا اور نہروں کو بھی چھوڑا

۵۸۔ اور خزانوں سے اور عمدہ قیام گاہوں سے * سونے چاندی کے خزانوں کو خیر باد کہا اور خوبصورت عمدہ مکانات اور امیرانہ ٹھاٹ باٹ کی بیٹھکیں سب کچھ چھوڑ کر بنی اسرائیل کے تعاقب میں چل دوڑے اور اس طرح سب اپنے شہروں سے نکل آئے

۵۹۔ بات ایسی ہی ہوئی اور بنی اسرائیل کو ہم نے ان چیزوں کا وارث بنا دیا۔ کیونکہ جب فرعون اور اس کا سارا لشکر ڈوب گیا تو بنی اسرائیل (جب کبھی) مصر کو لوٹ گئے اور فرعونیوں کے چھوڑے ہوئے مال متاع اور جائیداد اور باغات پر قابض ہو گئے۔ (تفسیر مظہری)

۶۰۔ شام کے ہنگام بنی اسرائیل کے تعاقب میں نکل پڑے اور طلوع آفتاب کے وقت ان کے قریب پہنچ گئے۔

۶۱۔ جب دونوں گروہوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کہنے لگے: ہائے! ہم تو یقیناً پکڑے گئے۔ بنی اسرائیل کے حواس باختہ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ ان کے سامنے ٹھاٹھیں مارتا ہوا بحرِ قلزم تھا اور پیچھے سے فرعونی لشکر گھیرا تنگ کئے ہوئے تھا

۶۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں تسلی دی اور فرمایا یہ فرعونی تمہیں کوئی گزند نہیں پہنچا سکتے کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہیں لے کر یہاں آیا ہوں اور وہ وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ (لوگوں نے دریافت کیا) کہ اے اللہ کے نبی کیا آپ کے رب نے اسی راہ پر چلنے کا حکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا "ہاں" (تفسیر ابن کثیر ترجمہ کرش)

لغوی اشارے ★ ضَیْرَ : ڈر، ضرر، مضرت، زیاں ★ مُنْقَلِبُوْنَ : لوٹنے والے ★ نَطْمَعُ : ہم امید کرتے ہیں ★ خَطٰیٰنَا : ہمارے گناہ، ہماری خطائیں، ہماری تقصیریں ★ اَسْرِ : راتوں رات لے کر چل ★ ذِمَّة : عہد ★ لَغَآئِظُوْنَ : لام تاکید - غائظ واحد - غصہ دلانے والا، غضب پیدا کرنے والا ★ حٰذِرُوْنَ : ڈرنے والے، خطرہ رکھنے والے، مسلح، ہتھیار تاننے والے ★ کُنُوْزٍ : کنز واحد: خزانے، بکثرت جمع کیا ہوا مال

تفہیمی خلاصہ ★ ساحروں نے (فرعون کی دھمکی سن کر کہا) کوئی خوف و اندیشہ حرج نہیں ہم تو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہ سعادت ہے کہ ہم سب سے اول ایمان لانے والے بنے ہیں ہمیں پوری امید ہے کہ ہمارا پروردگار ہماری ساری خطاؤں کو معاف فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے موسیٰؑ کو وحی کے ذریعہ حکم دیا کہ چپکے چلے ہو راتوں رات ہی کو میرے بندوں کو لے چلو تمہارا تعاقب ہوگا۔ فرعون نے مختلف شہروں کی طرف ہرکاروں کو روانہ کر دیا۔ یہ لوگ جمعیت کے لحاظ سے تعداد میں کم ہیں۔ اس کے باوجود ہمیں غصہ دلا رہے ہیں۔ یقیناً بہ اعتبار جمعیت ہم کثیر ہیں اور ان سے ہر طرح چوکنا و ہوشیار ہیں ★ آخر کار ہم نے انہیں (فرعونیوں کو) ان کے باغوں اور چشموں (کے قریب) سے اور خزانوں سے اور اچھی عمدہ جگہوں سے باہر نکالا۔ یوں ہوا کہ ہم نے ان تمام اشیاء (تمام مال و متاع، جائیدادوں) کا وارث بنی اسرائیل کو بنا دیا۔ پھر طلوع آفتاب کے ساتھ فرعون والے ان کا پیچھا کرتے ہوئے نکلے جب دونوں شامل ہوئے اور ایک دوسرے کو دیکھ لیا تو موسیٰؑ کے ہمراہیوں نے کہا کہ یقیناً ہم پکڑے گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہرگز نہیں یقین کرو کہ میرا پروردگار میرے ساتھ ہے جو بالیقین ضرور راہ دکھائے گا۔

فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۭ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ
الْعَظِيْمِ ۝ ٦٣ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ۝ ٦٤ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝ ٦٥
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ٦٧ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ
الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ ٦٨ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ۝ ٦٩ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَ
قَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ ٧٠ قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ۝ ٧١ قَالَ هَلْ
يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ۝ ٧٢ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ۝ ٧٣ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ
اٰبَاۗءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝ ٧٤

سو ہم نے وحی بھیجی موسیٰؑ کی طرف کہ ضرب لگاؤ اپنے عصا سے سمندر کو تو سمندر پھٹ گیا اور ہو گیا پانی کا ہر حصہ بڑے پہاڑ کی مانند * اور ہم نے قریب کر دیا وہاں دوسرے فریق کو * اور ہم نے بچا لیا (ان تند موجوں سے) موسیٰؑ اور ان کے سب ہمراہیوں کو * پھر ہم نے غرق کر دیا دوسرے فریق کو * اس واقعہ میں (بڑی واضح) نشانی ہے اور ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں * اور بے شک (اے حبیبؐ) آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے ہمیشہ رحم فرمانے والا * اور آپ بیان فرمائیے ان کے سامنے ابراہیمؑ کا قصہ * جب آپ نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس کی پرستش کرتے ہو * انہوں نے کہا ہم تو پرستش کرتے ہیں اصنام کی اور ہم انہی کی پرستش میں ہر وقت منہمک رہتے ہیں * آپ نے پوچھا (بھلا یہ تو بتاؤ) کیا وہ سنتے ہیں تمہاری آواز جب تم انہیں پکارتے ہو * یا وہ تمہیں (کچھ) نفع پہنچا سکتے ہیں یا ضرر پہنچا سکتے ہیں انہوں نے (لاجواب ہو کر) کہا بلکہ ہم نے تو پایا اپنے باپوں کو کہ وہ یونہی کیا کرتے تھے *

(۲۶/۶۳ تا ۷۴ * ت: ض)

۶۳ - ہم نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی کہ دریا میں (یعنی نیل میں) مارو۔ (موسیٰؑ نے لاٹھی پانی پر ماری کہ) فوراً دریا پھٹ گیا (اور خشک راستہ نکل آیا) اور (پانی کا) ہر حصہ ایک بڑے پہاڑ کی طرح ہو گیا (یعنی اپنی جگہ

ہو گئے تھے، پھر بنی اسرائیل کے بارہ خاندانوں میں سے ہر خاندان اپنے راستے میں داخل ہو کر پار ہو گیا

۶۴ - اور ہم دوسروں کو (یعنی فرعون اور اس کے ساتھیوں کو اس جگہ کے) قریب لے آئے۔

۶۵ - اور ان لوگوں کو جو ان (حضرت موسیٰ علیہ السلام) کے ساتھ تھے سب کو بچا لیا۔

۶۶ - پھر ان دوسروں کو (یعنی فرعون اور اس کے ساتھیوں کو) غرق کر دیا

۶۷ - بلاشبہ اس میں (یعنی موسیٰؑ کے ساتھیوں کو موسیٰؑ کے ساتھ اور فرعون کو ساتھیوں سمیت غرق کر دینے میں کھلی ہوئی دلیل ہے (موسیٰ علیہ السلام کی سچائی کی) اور ان میں (یعنی فرعون کے ساتھیوں میں) اکثر لوگ مومن نہ تھے روایت میں آیا ہے کہ فرعون کے ساتھیوں میں صرف یہ لوگ ایمان لائے تھے۔ آسیہ یعنی فرعون کی بیوی، آل یٰسین وہ شخص جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوا تھا یعنی حزقیل اور اس کی بیوی اور مریم بنت ناموسیا۔ یہ بڑھیا وہی عورت تھی جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کی تھی۔

۶۸ - اور یقیناً آپ کا رب (دشمنوں سے انتقام لینے میں) غالب (دوستوں کے لئے) مہربان ہے (تفسیر

۶۹ - آپ مشرکین کے سامنے پڑھئے اور اہل مکہ کو خبر دیجئے ابراہیم علیہ السلام کی عظیم الشان خبر۔ ابراہیم علیہ السلام کی خبر کی خصوصیت اس لئے ہے کہ اہل مکہ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد ہونے کی وجہ سے ان کی بات کو خوشی سے سنتے بلکہ اپنی اس نسبت پر فخر کرنے کی بنا پر ان کی خبر سے متاثر ہوتے۔

۷۰ - ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اپنے اب آذر کو اور اپنی قوم یعنی اہل بابل سے کہ وہ کیا شے ہے جس کی تم پرستش کرتے ہو (اس سوال میں تنبیہ ہے کہ تم جس کی پرستش کرتے ہو وہ عبادت کے مستحق نہیں ہیں)

۷۱ - انہوں نے کہا ہم بتوں کی پرستش کرتے ہیں (یہ اصنام پیتل سونے چاندی تانبے، لکڑی اور دھات کے جملہ بہتر تھے) پس ہم ان کے لئے بیٹھے رہیں گے۔ (ہم اپنے بتوں کی پرستش پر ملازمت و مداومت رکھیں گے)

۷۲ - مشرکین نے جب اصنام کی پرستش کا دم بھرا تو حضرت ابراہیمؑ نے بتوں کی حقیقت بھی استفہامی انداز سے واضح کی کہ "کیا وہ تمہاری دعا کیا سنتے ہیں جب تم انہیں پکارتے ہو۔"

۷۳ - کیا تمہاری پرستش پر تمہیں نفع پہنچاتے ہیں یا ترک پرستش پر تمہیں کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ وہ کوئی جواب نہ دے سکے تاہم یہ جواب دیا

۷۴ - جب کہ ہمارے آباء و اجداد اصنام کی پرستش کرتے تھے اس لئے ان کی اقتداء میں ہم بھی ایسا ہی کرتے (اور

لغوی اشارے ★ اِنْفَلَقَ : وہ پھٹ گیا ★ طَوْد : بلند پہاڑ ★ اَزْلَفْنَا : ہم نے قریب کر دیا ★
اُتْلُ : تو پڑھ، تلاوت کر ★ نَبَاَ : خبر، اطلاع ★ اَبِیْہِ : اس کا باپ ★ نَعْکُفُ : انہی کی عبادت پر جمے بیٹھے رہیں (لاق

تفہیمی خلاصہ ★ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس وقت ہم نے موسیٰؑ کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ اپنے عصاء کو دریا پر مارو۔ تب
تو دریا پھٹ گیا اس کے دو حصے ہو گئے اور پانی کا ہر طرف کا حصہ پہاڑ کی طرح ہو گیا۔ دوسرے جتنے تھے انہیں
قریب کر دیا۔ موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کو بچا لیا۔ ان کا تعاقب کرنے والوں کو غرقاب کر دیا۔ یقیناً اس واقعہ
میں نشانی ہے لیکن اکثر ایمان نہیں لانے والے۔ اللہ تعالیٰ ہی غالب زبردست اور بہت رحم فرمانے والا ہے۔
اور انہیں یعنی اہلِ مکہ کو (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) سے متعلق احوال پڑھ کر سناؤ۔ جب ابراہیمؑ
نے اپنے والد اور قوم والوں سے پوچھا کہ تم کس کی پرستش کرتے ہو۔ وہ کہنے لگے ہم اصنام کی پرستش کرتے
ہیں اور اسی پر قائم ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا جب انہیں آواز دیتے ہو تو کیا وہ
تمہاری آواز سنتے ہیں یا وہ تمہیں اس پرستش کے باعث کچھ فائدہ دیتے ہیں اور اگر پرستش ترک
کر دو تو کیا تمہیں کوئی نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان لوگوں نے کہا نہیں بلکہ ہم ان کی پرستش محض
اپنے باپ دادا کی تقلید ہی کرتے ہیں۔ پھر یوں کہ ہم نے ان کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

قَالَ أَفَرَءَيْتُم مَّا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ۝ ٧٥ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُمُ ٱلْأَقْدَمُونَ ۝ ٧٦ فَإِنَّهُمْ
عَدُوٌّ لِّىٓ إِلَّا رَبَّ ٱلْعَٰلَمِينَ ۝ ٧٧ ٱلَّذِى خَلَقَنِى فَهُوَ يَهْدِينِ ۝ ٧٨ وَٱلَّذِى هُوَ
يُطْعِمُنِى وَيَسْقِينِ ۝ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝ ٧٩ وَٱلَّذِى يُمِيتُنِى ثُمَّ
يُحْيِينِ ۝ ٨١ وَٱلَّذِىٓ أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِى خَطِيٓـَٔتِى يَوْمَ ٱلدِّينِ ۝ ٨٢ رَبِّ هَبْ
لِى حُكْمًا وَأَلْحِقْنِى بِٱلصَّٰلِحِينَ ۝ ٨٣ وَٱجْعَل لِّى لِسَانَ صِدْقٍ فِى ٱلْءَاخِرِينَ
وَٱجْعَلْنِى مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ ٱلنَّعِيمِ ۝ ٨٥ وَٱغْفِرْ لِأَبِىٓ إِنَّهُۥ كَانَ مِنَ ٱلضَّآلِّينَ
وَلَا تُخْزِنِى يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۝ يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۝ ٨٨ إِلَّا مَنْ أَتَى ٱللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ

(ابراہیمؑ نے) کہا کہ تم نے دیکھا کہ جن کو تم پرستش کرتے رہے ہو * تم بھی اور تمہارے اگلے باپ دادا بھی * وہ میرے دشمن ہیں۔ مگر رب العالمین (میرا دوست ہے) * جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی مجھے راستہ دکھاتا ہے * اور مجھے کھلاتا پلاتا ہے * اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو مجھے شفا بخشتا ہے * اور وہ جو مجھے مارے گا۔ (اور) پھر زندہ کرے گا * اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے گناہ بخشے گا * اے میرے پروردگار مجھے علم و دانش عطا فرما اور نیکوکاروں میں شامل کر * اور پچھلے لوگوں میں میرا ذکر نیک (جاری) کر * اور مجھے نعمت کی بہشت کے وارثوں میں کر * اور میرے باپ کو بخش دے کہ وہ گمراہوں میں سے ہے * اور جس روز لوگ اٹھا کھڑے کئے جائیں گے مجھے رسوا نہ کیجیو * جس دن نہ مال ہی کچھ فائدہ دے سکے گا اور نہ بیٹے * ہاں جو شخص خدا کے پاس پاک دل لے کر آیا (وہ بچ جائے گا) *
(۲۶/۷۵ تا ۸۹ * ت: ج)

۲۶/۷۵ - (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا کیا تم نے دیکھ لیا ان کی بے بسی کو جن کی تم پرستش کرتے ہو * تم اور تمہارے گزشتہ آباؤ اجداد * حضرت ابراہیم علیہ السلام نے محبت بھرے انداز میں انہیں سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ نادانو! ذرا سوچو تو سہی اندھی تقلید کے نتائج کتنے خطرناک ہیں۔ تم جب دنیوی معاملات میں عقل و فہم کو استعمال کرتے رہتے ہو تو زندگی کے اس بنیادی مسئلہ پر سوچنے کا وقت کیوں اپنی سوچ کا چراغ گل کر دیتے ہو۔ یہ تو اچھی بات نہیں۔

۷۷۔ انہ عدو لی میرے اصنام کے متعلق تم جو چاہو کہتے رہو میں تو انہیں دشمن اور بے فائدہ معبود مانتا ہوں۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ اصنام تمہارے دشمن ہیں بلکہ فرمایا یہ میرے دشمن ہیں ناصح کریم کا انداز نصیحت ایسا ہی ہوتا ہے وہ براہ راست دوسروں پر حملہ نہیں کرتا بلکہ اپنی ذات سے آغاز کرتا ہے اور یہ تعریض اور تصریح سے زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔

۷۸۔ رب العالمین کی شان ربوبیت کے مختلف مظاہر کی طرف جن میں سے کسی ایک پر بھی انسان قادر نہیں ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی توجہ مبذول کروا رہے ہیں۔

۷۹/۸۰۔ اور وہ جو مجھے کھلاتا بھی ہے اور مجھے پلاتا بھی ہے ☆ اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے صحت بخشتا ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا بارگاہ الٰہی میں حسن ادب قابل ملاحظہ ہے۔ بیماری کی نسبت اپنی طرف کی اور شفا کی اللہ تعالیٰ کی طرف حالانکہ بیماری اور صحت دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے (ضیاء القرآن)

۸۱۔ موت اور حیات اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے

۸۲۔ انبیاء معصوم ہیں گناہ ان سے صادر نہیں ہوتے ان کا استغفار اپنے رب کے حضور تواضع ہے اور امت کے لئے طلب مغفرت کی تعلیم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ان صفات الٰہیہ کو بیان کرنا اپنی قوم پر اثبات حجت ہے کہ معبود وہی ہو سکتا ہے جس کی یہ صفات ہوں۔

۸۳۔ اے میرے پروردگار مجھے حکم عطا کر "حکم سے یا علم مراد ہے یا حکمت یا نبوت" اور مجھے ملا دے جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں" یعنی انبیاء علیہم السلام سے۔

۸۴۔ "اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں" یعنی ان امتوں میں جو میرے بعد آئیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ عطا فرمایا کہ تمام اہل ادیان ان سے محبت کرتے ہیں اور ان کی ثنا کرتے ہیں (کنز الایمان)

۸۵۔ "اور مجھے جنت نعیم کے وارثوں سے بنا" یعنی اے اللہ مجھے بہشت کے مستحقین اور متمتعین سے بنا۔ جنت النعیم یعنی وہ باغ جو ہر قسم کی نعمتوں سے بھرپور ہو

۸۶۔ "اور میرے باپ کو بخش دے" مغفرت ایمان سے مشروط ہے۔ اس تقدیر پر زندہ مشرکین کے لئے مغفرت توفیق اور ہدایت ایمان کی طلب مراد ہے "اس لئے کہ گمراہوں سے ہے" یعنی طریق حق سے بھٹکا ہوا ہے (یہ دعا اس سے پہلے کی ہے جب ظاہر ہو گیا کہ یہ اللہ کا دشمن ہے

۸۷۔ "اور مجھے رسوا نہ کرنا اس دن کہ جب تمام مُردوں کو اُٹھایا جائے گا"۔ انبیاء علیہم السلام کی عادت ہے کہ اپنی عبودیت کے اظہار کے لئے ایسی دعائیں مانگ کر دوسروں کو سکھاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں عجز و انکساری کا اظہار کیا جاتا ہے

۸۸۔ "اس دن نہ مال نفع دے گا نہ اولاد" کسی کو مال نفع نہ دے گا اگرچہ اسے نیکی اور خیرات میں خرچ کیا گیا ہو گا اور ایسے ہی اولاد سے بھی کچھ حاصل نہ ہو گا اگرچہ وہ سب کے سب نیک اور لائق شفاعت ہوں گے۔

۸۹۔ "مگر وہ جس کا قلب کفر و نفاق کے مرض سے خالص ہو گا" یعنی کہ یہ نفع مشروط بالایمان ہے۔ یہاں پر قلب یعنی نفس ہے یعنی وہ نفس جو کفر و معاصی سے صحیح و سالم ہے۔

لغوی اشارے ✯ اَقْدَمُوْنَ : زیادہ اگلے اور پہلے لوگ ✯ عَدُوٌّ : دشمن، دوست کے برخلاف ✯ یُطْعِمُوْنَ : اطعام سے وہ کھانا کھلاتے ہیں ✯ یَسْقِیْنِ : وہ پلاتا ہے ✯ یَشْفِیْنِ : وہ مجھے شفا دیتا ہے ✯ یُحْیِیْنِ : وہ مجھے زندگی دے گا ✯ وَرَثَةِ : مالک، حصہ دار ✯ سَلِیْم : چنگا، ستھرا (ل ق)

تفہیمی خلاصہ ✯ (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا) کہا کہ (کیا) تم نے دیکھا کہ تم جن کی پرستش کرتے ہو (وہ کس قدر بے بس و لاچار ہیں) تم خود بھی اور تمہارے (گزرے ہوئے) باپ دادا بھی۔ وہ میرے دشمن ہیں لیکن (معبود حقیقی) تمام جہانوں کا پروردگار میرا دوست ہے۔ (وہی خالق حقیقی ہے) جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی میری رہبری فرماتا ہے۔ (وہی رب کائنات) مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ وہی (قادر مطلق حی و قیوم) اگر جب کبھی مریض ہو جاؤں تو مجھے شفا دیتا ہے۔ وہی مجھے موت کا مزہ چکھائے گا پھر وہی مجھے دوبارہ زندگی عطا فرمائے گا جلائے گا۔ اور اسی سے امید رکھتا ہوں کہ بروز حشر میرے خطاؤں کو بخش دے گا۔

اے میرے پالنہار مجھے علم و حکمت سے سرفراز فرما اور صالحین میں شامل فرما دے۔ آنے والی نسلوں میں میرے ذکر کو اچھائی کے ساتھ جاری فرما دے۔ اور اپنے کرم سے جنت نعیم کے وارثوں میں شامل کر دے۔ اور میرے باپ کو مغفرت سے مالامال کرنا وہ ضالین میں سے ہے۔ جس دن لوگ اٹھا کر کھڑے کئے جائیں گے مجھے رسوا نہ کیجیے۔ جس دن کہ نہ مال شفاعت بخش ہو گا اور نہ فرزند۔ ہاں جو شخص پاک صاف دل اور نیک نفس لے کر حاضر ہو (وہ بچ جائے گا)